Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

تار کا پتہ: الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲½ ،،

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۰

یوم چہار شنبہ

۲۰ ربیع الثانی ۱۳۷۲ ہجری

جلد ۴۱/۷ ، ۷ صلح ۱۳۳۲ ہش ، ۷ جنوری ۱۹۵۳ء نمبر ۶

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"درود اور سلام حضرت سید الرسل محمد مصطفیٰ اور ان کی آل و اصحاب پر کہ جس سے خدا نے ایک عالم گم گشتہ کو سیدھی راہ پر چلایا۔ اور وہ مربی اور نفع رساں کہ جو بھولی ہوئی خلقت کو پھر راہ راست پر لایا وہ محسن اور صاحب احسان کہ جس نے لوگوں کو شرک اور بتوں کی بلا سے چھوڑایا۔ وہ نور اور نور افشاں کہ جس نے توحید کی روشنی کو دنیا میں پھیلایا۔"

(براہین احمدیہ حصہ اول صفحہ ۷)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ جنوری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی عام صحت اچھی ہے لیکن پاؤں میں درد کی تکلیف ہے جو سردی کی وجہ سے زیادہ ہو گئی ہے۔

۴ جنوری۔ ٹانگوں میں درد ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۴ جنوری صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ابن سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا بخار ۲۲ یوم کے بعد اتر گیا ہے۔ الحمد للہ! لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب صاحبزادہ صاحب کی کامل صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔

پاکستان کی تیسری بین الاقوامی نمائش اگلے سال فروری میں شروع ہوگی

نمائش میں ایک سائنس ہال بنانے اور ٹیلی ویژن کی نمائش کے انتظامات بھی کئے جا رہے ہیں

کراچی ۶ جنوری پاکستان کی تیسری بین الاقوامی صنعتی نمائش اگلے سال فروری کے آخر میں شروع ہوگی۔ نمائش میں شرکت کیلئے متعدد ممالک کو دعوت نامے بھیجے گئے ہیں۔ جن میں سے کئی نے اس دعوت کو قبول کر لیا ہے۔ نمائش کے منتظم اعلیٰ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ نمائش میں صنعتی اشیاء کے علاوہ ایک سائنس ہال بنانے کے انتظامات بھی کئے گئے ہیں جہاں سائنس کی ترقی دکھائی جائے گی۔ نیز ٹیلی ویژن کی نمائش کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے۔ نمائش کے میدان میں باغوں نہروں اور فواروں کو درست کیا جا رہا ہے۔

سندھ چیف کورٹ نے سلیری کی درخواست ضمانت نامنظور کر دی

کراچی ۵ جنوری سندھ چیف کورٹ نے ایوننگ ٹائمز کراچی کے ایڈیٹر مسٹر زیڈ اے سلیری کی درخواست ضمانت نامنظور کر دی ہے۔ روزنامہ ایوننگ ٹائمز کے پرنٹر و پبلشر اور کارٹونسٹ کی درخواست ہائے ضمانت بھی نامنظور کر دی گئی ہیں۔

فیڈرل کورٹ اکتوبر میں کراچی منتقل ہو جائیگا

کراچی ۶ جنوری۔ خیال ہے کہ پاکستان کی وفاقی عدالت اس سال اکتوبر کے مہینے میں مستقل طور پر لاہور سے کراچی منتقل ہو جائے گی۔

مسٹر ایٹلی کو آسٹریلیا سے دعوت

سڈنی ۶ جنوری مسٹر ایٹلی کو جو رنگون میں منعقدہ ایشیائی سوشلسٹوں کی کانفرنس میں شرکت کیلئے جا رہے تھے۔ آسٹریلیا کی لیبر پارٹی کی وفاقی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ مسٹر ایٹلی نے آج کلکتہ میں اخباری نمائندوں سے ملاقات کرتے ہوئے مسٹر چرچل کے اس بیان کی حمایت کی کہ اس وقت بڑی بڑی مشکلات کا ذکر کیا ... نہیں بلکہ یورپ ہے۔

(ہ) زبردست گولہ باری کی تین گھنٹے کی سخت لڑائی کے بعد کمیونسٹ پیچھے ہٹ گئے۔ اقوام متحدہ کے ہوائی جہازوں نے بھی کمیونسٹوں کے رسدی علاقے پر گولہ باری کی۔

ایرانی مجلس نے ڈاکٹر مصدق پر اعتماد کی قرارداد منظور کر لی

۶ جنوری۔ ایرانی پارلیمنٹ نے آج وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق پر اعتماد کی قرارداد منظور کر لی ہے۔ پینسٹھ ممبران میں سے چونسٹھ نے ڈاکٹر مصدق کے حق میں رائے دی۔ ایک ممبر نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ ڈاکٹر مصدق نے کل رات ایک نشری تقریر میں کہا کہ عوام کی طرف سے اہم بنیادی اصلاحات کا مطالبہ بہت زور پکڑ گیا ہے اور اب اس امر کو زیادہ دیر تک ملتوی نہیں رکھا جا سکتا۔

عرب ایشیائی ملکوں کے وزراء اعظم کی کانفرنس

قاہرہ ۶ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ اگلے مہینے قاہرہ میں عرب ایشیائی ممالک کے وزراء اعظم کی کانفرنس منعقد ہوگی جس میں شمالی افریقہ کے حالات مغربی جرمنی کا اسرائیل کو تاوان ادا کرنے کا سمجھوتہ اور چین کی عوامی حکومت کو تسلیم کرنے کے مسائل پر تبادلہ خیالات کیا جائے گا۔

پاکستانی کرکٹ ٹیم رنگون روانہ ہو گئی

ڈھاکہ ۶ جنوری۔ پاکستانی کرکٹ ٹیم آج ڈھاکہ سے بذریعہ ہوائی جہاز رنگون روانہ ہو گئی۔

کوریا میں کمیونسٹ فوجوں کا زبردست حملہ

ٹوکیو ۶ جنوری۔ کوریا سے اقوام متحدہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آج صبح مشرقی محاذ پر کمیونسٹوں نے اقوام متحدہ کی فوجوں پر کئی حملے کئے اور توپوں سے (ہ)

عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس

اگلے ہفتہ قاہرہ میں ہوگا

قاہرہ ۶ جنوری۔ اگلے ہفتہ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا ایک اجلاس قاہرہ میں طلب کیا گیا ہے۔ اس اجلاس میں مغربی جرمنی کے اسرائیل کو تاوان دینے کے سمجھوتہ پر مزید غور کیا جائے گا۔

تمام اشتراکی ممالک نے ہندوستانی دعوت مسترد کر دی

نئی دہلی ۶ جنوری۔ گاندھی جی کے فلسفہ پر مضامین پڑھنے اور اس پر سوچ بچار کرنے کے لئے نئی دہلی میں کل سے جو علمی مجلس منعقد ہوئی ہے۔ روس، چین اور تمام اشتراکی ممالک نے اس میں شرکت کیلئے پنڈت نہرو کی دعوت مسترد کر دی ہے۔

چرچل کی آئزن ہاور سے دو بارہ ملاقات

نیویارک ۶ جنوری۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر چرچل نے آج امریکہ کے صدر منتخب جنرل آئزن ہاور سے دو مرتبہ ملاقات کی۔ ایک ملاقات پونے دو گھنٹے جاری رہی جو انتہائی خفیہ تھی۔ دونوں نے اس کے متعلق اخباری نمائندوں کو کچھ بتانے سے انکار کر دیا۔ ابھی ان ملاقاتوں کے بعد کئی اور ملاقاتیں ہوں گی۔

جمعرات کو مسٹر چرچل مسٹر ٹرومین سے ملاقات کریں گے۔

لنکا کی حکومت کا ہندوستانیوں کے خلاف نیا اقدام

کولمبو ۶ جنوری۔ لنکا کی حکومت نے ہندوستانی قومیت رکھنے والے باشندوں کو نئے راشن کارڈوں پر سستے چاول حاصل کرنے کے حق سے محروم کر دیا ہے۔

اٹلی پاکستان کو ترقی کے پروگرام میں مدد دے سکتا ہے

پاکستان کے وزیر مختار متعینہ اٹلی کا کراچی میں بیان

کراچی ۶ جنوری۔ اٹلی میں پاکستان کے وزیر مختار مسٹر حبیب الرحمٰن نے جو آجکل چھٹی پر آئے ہوئے ہیں کہا ہے کہ اٹلی پاکستان کو ترقی کے پروگرام میں مدد دے سکتا ہے۔ آج انہوں نے ایک ملاقات میں کہا کہ اٹلی میں کاشتکاری کے جو طریقے رائج ہیں وہ پاکستان کیلئے بھی بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ فنی امداد کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر حبیب الرحمٰن نے کہا کہ اٹلی پاکستان کو بہت سے فنی ماہر مہیا کر سکتا ہے۔ انہوں نے پاکستانی تاجروں سے اپیل کی کہ وہ اچھی اور بہتر کپاس زیادہ مقدار میں اٹلی بھیجیں۔ اسی طرح پاکستانی چائے بورڈ کو چائے بھیجنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا

اے عزیزو! آپ میں سے کوئی احمدی ایسا نہ ہونا چاہیے

جو تحریکِ جدید میں شامل نہ ہو

نیک اور شریف الطبع غیر احمدیوں کو بھی اس تحریک میں شامل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے

"ہر احمدی جو اس تحریک (تحریک جدید) میں حصہ لیتا ہے اور پھر اپنے وعدہ کو پورا کرتا ہے۔ وہ لیظہرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی کا مصداق ہے۔ اور بہت بڑا خوش نصیب ہے کہ خاتم النبیین کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے۔ اور محمدی فوج کے سپاہیوں میں اس کا نام لکھا جاتا ہے۔ اور بدقسمت ہے وہ جس کو اس کا موقعہ ملا۔ اور وہ تحریک جدید میں شامل نہ ہوا۔ اسی طرح بدقسمت ہے وہ جس نے منہ سے تو اس میں شامل ہونے کا اقرار کیا۔ لیکن عملاً اس میں کمزوری دکھلائی۔ پس اے عزیزو! تم احمدیوں میں سے کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو وعدہ کرکے اس میں کمزوری دکھلائے۔ بلکہ چاہیئے کہ کوئی شریف الطبع اور نیک غیر احمدی بھی اس تحریک سے باہر نہ رہے۔ خواہ ابھی اسے احمدیہ جماعت میں داخل ہونے کی جرأت نہ ہوئی ہو۔" (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

تحریکِ جدید میں شمولیّت کا طریق

(۱) شامل ہونے کے لئے کم ازکم شرط مبلغ پانچ روپے سالانہ ہے۔ تحریک جدید کا روپیہ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام پر خرچ ہوتا ہے۔ بیرونی ممالک میں تبلیغ کے اخراجات کے پیشِ نظر مخلصین سے امید کی جاتی ہے وہ سلسلہ کی ضرورت کے شان شایان قربانی کریں۔

(۲) سابقہ سالوں کا وعدہ لکھوانے کی کوئی شرط نہیں

(۳) عورتیں بھی شامل ہوسکتی ہیں۔ طالب علم بھی حصہ لے سکتے ہیں۔ غیر احمدی والدین اور بچوں کی طرف سے بھی حصہ لیا جاسکتا ہے۔ مرحوم لواحقین کی طرف سے بھی حصہ لینے میں کوئی روک نہیں۔ کوشش کرنی چاہیئے کہ جماعت کا ہر فرد بلکہ جیسا کہ حضور نے فرمایا نیک اور شریف الطبع غیر احمدی دوست بھی شامل ہوں۔

(۴) وعدہ سادہ کاغذ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور یا وکالت مال تحریک جدید ربوہ کو براہِ راست بھجوایا جاسکتا ہے۔

(۵) جو دوست پہلے سے شامل ہیں وہ نئے سال کا وعدہ گزشتہ سال کے اضافہ کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

(۶) جن دوستوں کے ذمہ سابقہ سال کا وعدہ ابھی باقی ہے۔ ان کو نئے وعدے کے ساتھ ان بقایا کو صاف کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ محض وعدے کرتے چلے جانا اچھی بات نہیں۔ اگر خاص حالات کی وجہ سے مجبوری ہے تو دفتر سے لکھ کر معین مدت کی مہلت لینی چاہیئے۔ اور اس طرح اس گناہ سے بچنا چاہیئے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

تعلیم و تربیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

"ہماری جماعت کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں۔ کیونکہ ان کو تو تازہ بتازہ معرفت ملتی ہے۔ اور اگر معرفت کا دعویٰ کرکے کوئی اس پر نہ چلے۔ تو یہ نری لاف گزاف ہی ہے۔ پس ہماری جماعت کو دوسروں کی سستی غافل نہ کردے۔ اور اس کو کاہلی کی جرأت نہ دلادے۔ وہ ان کی محبت سرد دیکھ کر خود بھی دل سخت نہ کرلے۔"

(الحکم ۳ جلد ۲ ۱۸۹۸/۳/۱۳)

چاہیئے کہ احباب جماعت مقامی طور پر صبح شام درس کا مستقل انتظام رکھیں۔ ایک وقت تفسیر کا دوسرے وقت حدیث۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بار بار پڑھنا علم و عرفان میں ترقی ہوتی ہے۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

امانت تحریک جدید میں ہر احمدی حصہ لے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو اسے چاہیئے کہ یہاں امانت فنڈ میں جمع کرائے" پھر فرماتے ہیں "میری تجویز یہ ہے کہ آدھی روٹی گھر میں رکھو۔ تا جب نہ ملے تو اسے کھا سکو۔ اور اس غرض سے میں نے تحریک جدید کا امانت فنڈ قائم کیا تھا۔ جو شخص اس تجویز پر عمل کرتا ہے وہ فائدہ میں رہتا ہے... کوئی شخص خواہ کتنا غریب ہو اسے چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرتا رہے۔ خواہ روپیہ یا دو روپیہ ہی کیوں نہ ہو۔" (حضرت امیر المومنین)

دوست یاد رکھیں کہ امانت تحریک جدید اور امانت ذاتی دو الگ الگ ادارے ہیں۔

(دفتر امانت تحریک جدید)

تبصرہ

تبلیغی نوٹ بک

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے مہتمم تبلیغ چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔ اے نے ۲۰ صفحات پر مشتمل ایک تبلیغی نوٹ بک شائع کی ہے۔ جس میں مسئلہ ختم نبوت۔ وفات مسیح علیہ السلام۔ جہاد اور مخالفین سلسلہ کے دیگر متعدد اعتراضات کے جواب میں ضروری حوالہ جات جمع کردیئے گئے ہیں۔ کچھ خالی کاغذ بھی ساتھ لگا دیئے گئے ہیں۔ تاکہ تبلیغی مساعی درج کی جاسکے۔

نوٹ بک تبلیغی لحاظ سے مفید ہے۔ احباب مندرجہ بالا پتہ سے منگوا سکتے ہیں۔ قیمت نوٹ بک پر درج نہیں ہے:

اخلاقِ فاضلہ اور خدام الاحمدیہ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ بہت عطا کرنے والا ہے۔ اور وہ بخشش اور سخاوت کو پسند کرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ بلند اور اعلےٰ اخلاق کو پسند فرماتا ہے۔ اور ردی اور حقیر اخلاق کو ناپسند فرماتا ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں

ان اللہ تعالیٰ جوادٌ یحب الجود و یحب معالی الاخلاق ویکرہ سفسافھا (بیہقی)

جملہ خدام کو اپنے نفوس کا محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے۔ اور اپنے اندر اخلاق فاضلہ پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تارکِ زکوٰۃ کا انجام قیامت کے دن

جو شخص باوجود صاحب نصاب ہونے کے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ نہ صرف یہ کہ دنیا میں وہ رضا الٰہی سے محروم ہوتا ہے۔ اور اپنے اموال میں بے برکتی پیدا کرتا ہے۔ بلکہ قیامت کے دن اس کا انجام نہایت عبرتناک ہوگا۔ اور مرنے کے بعد اس کی حالت بہت ردی ہوگی۔ حدیث شریف میں جو اس کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ اس کو پڑھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب کنز لا یؤدی زکوٰتہ الا احمی علیہ فی نار جھنم فیجعل صفائح فتکویٰ بھا جنباہ حتی یحکم اللہ بین عبادہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ ثم یریٰ سبیلہ اما الی الجنۃ او اما الی النار (نیل الاوطار جلد ۴ صہ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس صاحب مال نے اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا نہ کی ہوگی۔ اس کے مال کو جہنم کی آگ پر گرم کیا جائیگا پھر اس کی تختیاں بنا کر ان کے ذریعہ سے اس کے پہلوؤں پر داغ دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ خدا تعالےٰ اپنے بندوں کے درمیان اس دن فیصلہ کرے گا۔ کہ جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ پھر اس سزا کے بعد غور کرے گا۔ کہ آیا اس کو (اب دوسرے اعمال کے لحاظ سے) جنت میں داخل کیا جائے۔ یا جہنم میں۔ پس ایسے احباب جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے صاحب نصاب بنایا ہے۔ وہ مطابق شریعت اسلامیہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرکے اللہ تعالےٰ کے حضور سے سرخروئی حاصل کریں:

(نظارت بیت المال ربوہ)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۷ جنوری ۱۹۵۳ء

برطانیہ کی لیبر پارٹی اور مسٹر ایٹلی کا بیان

مسٹر ایٹلی سابق مزدور وزیر اعظم برطانیہ رنگون میں ہونے والی ایشیائی سوشلسٹ کانفرنس میں شمولیت کے لئے پاکستان اور بھارت سے گزرے ہیں۔ پاکستان نے کماحقہ آپ کا خیر مقدم کیا۔ اور دہلی میں آپ کے ورود پر "ہندوستان کے دوست" کے نعرے لگائے گئے۔ اور بڑے جوش و خروش سے آپ کا خیر مقدم کیا گیا۔

برصغیر ہند کو آپ ہی کی وزارت عظمےٰ کے دوران میں آزادی حاصل ہوئی۔ اس لحاظ سے بے شک آپ تعریف و تحسین کے حقدار ہیں۔ اور پاکستان نے جو آپ کا خیر مقدم کیا ہے اس لحاظ سے قابل اعتراض نہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ پاکستان آپ کا اتنا ممنون نہیں ہے جتنا کہ بھارت ممنون ہے۔

آپ نے پاکستان اور دہلی میں کئی ایک بیان دیئے ہیں۔ جہاں تک ان بیانوں کا تعلق ہے یہ اچھے ہیں۔ مگر ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ان اچھے بیانوں کے پیچھے مسٹر ایٹلی کا عمل بالکل ان کے خلاف ہے۔ آپ گو برصغیر ہند کی آزادی کے لئے ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ لیکن جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے۔ پاکستان سے زیادہ بھارت آپ کا ممنون ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت نواسیوں نے آپ کو امتیاز کے ساتھ اپنا دوست ظاہر کیا ہے۔ اور آپ کی آمد پر شادیانے بجائے ہیں۔

آپ نے اپنے ایک بیان میں جو آپ نے کراچی میں دیا برطانیہ کی لیبر تحریک کو دنیا میں جمہوریت اور انصاف کا علمبردار ظاہر کیا ہے۔ مگر پاکستانی آپ کی تصدیق کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ آپ کی لیبر حکومت نے ہی تقسیم اس نہج سے کی کہ کشمیر کا مسئلہ ایسا پیدا ہو گیا ہے۔ جس کا حل کرنا تمام دنیا کے داناؤں کے لئے مشکل ہو گیا ہے۔ اگر گورداسپور مسلم اکثریت کا ضلع غیر اصولی طور پر بھارت کے حوالہ نہ کیا جاتا۔ تو آج کشمیر کا مسئلہ ہی پیدا نہ ہوتا یہ ایک ایسی بدیہی بدعنوانی تھی۔ جو ریڈ کلف کمیشن سے سرزد ہوئی۔ اگر مسٹر ایٹلی چاہتے تو اس کا تدارک کر سکتے تھے۔ مگر انہوں نے اپنی خود غرضانہ مصالح کے پیش نظر ایسا نہ کیا۔

تعجب خیز امر یہ ہے کہ آپ نے نئی دہلی میں اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

"میری پارٹی چاہتی ہے کہ ریاست کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری سے کرایا جائے۔ اور اس مسئلہ کے تصفیہ میں جو رکاوٹیں ہیں انہیں جلد از جلد دور کر دیا جائے۔"

کم سے کم آپ کو ایسی باتیں نہیں کہنی چاہئیں کیونکہ جب آپ برسراقتدار تھے۔ تو آپ ہی کی پارٹی نے مسئلہ کشمیر کی بنیاد رکھی تھی۔ اور آپ ہی کی پارٹی پاکستان کو کمزور سے کمزور بنانے کی ذمہ دار ہے۔ آپ ہی کی پارٹی نے تقسیم اتنی دھاندلی میں کی کہ پاکستان کو اپنا آپ سنبھالنا مشکل ہو گیا۔ پاکستان کے حصہ کی تمام فوج باہر رہی۔ تمام سامان بھارت کے قبضہ میں چلا گیا۔ جس کا بہت سا حصہ اونے پونے خرد برد ہو گیا۔ آپ ہی کی پارٹی کے عہد میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن بھارت کے گورنر جنرل تھے جنہوں نے کشمیر پر بھارت کا ناجائز فوجی قبضہ کرنے میں پیش قدمی کی۔ اور کشمیر کا مسئلہ ایسا پیچدار بنا دیا کہ کسی طرح سلجھنے ہی میں نہیں آتا:

یقیناً پاکستانی آپ کی پارٹی کی جمہوریت نوازی کی جراحتیں کبھی نہیں بھولیں گے۔ بھارت کو تو واقعی آپ کی آمد پر شادیانے بجانے چاہیئے تھے۔ مگر پاکستان نے بھی آپ کا خیر مقدم خوشی سے کیا ہے۔ کیونکہ آپ دنیا کے بڑے لیڈروں میں شمار ہوتے ہیں۔ اور جمہوریت اور انصاف کے حامی ہونے کے دعویدار ہیں۔ اگرچہ تمام دنیا جانتی ہے۔ کہ گو آپ سوشلسٹ کہلاتے ہیں۔ لیکن جہاں تک برطانیہ کے ذاتی مفاد کا تعلق ہے۔ استعمار پرستی میں آپ بھی قدامت پسندوں سے کم نہیں ہیں۔ اس لحاظ سے آپ میں اور مسٹر چرچل میں کوئی فرق نہیں۔

آپ نے جو فرمایا ہے کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری سے ہونا چاہیئے۔ اس کے لئے آپ کی جتنی تعریف کی جائے تھوڑی ہے۔ جو کچھ ہوا سو ہوا۔ ہمیں توقع رکھنی چاہیئے کہ آپ برطانیہ واپس پہونچ کر اپنے ملک والوں کو اس مسئلہ کے حل نہ ہونے کے صحیح اسباب سے واقف کرائیں گے۔ اور کوشش کریں گے کہ برطانیہ اپنی مفاد پرستی کو چھوڑ کر جمہوریت اور انصاف کے اصولوں کو مدنظر رکھ کر اس مسئلہ کا کوئی مؤثر حل تلاش کرنے کی تدبیریں سوچے گا۔ اور محض جمہوریت اور انصاف کے لئے کوئی جرأت مندانہ قدم اٹھائیگا کیا یہ ہماری توقع غلط ہے؟ اب بھی اگر برطانیہ چاہے تو تلافی مافات کر سکتا ہے۔ بہت کچھ کر سکتا ہے

اسلامی ادیب کا شہ پارہ

ذیل میں ہم مودودیہ صالحین کے ترجمان کا ایک اسلامی ادب کا شہ پارہ بجنسہٖ نقل کرتے ہیں۔ صرف کتاب اور اس کے مصنف کا نام حذف کر دیا گیا ہے فھوھذا

مرزائی تقویٰ کراؤن بس سرگودھے کی طرف بہ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑی جا رہی تھی۔ بس میں زیادہ تر مرزائی بھرے ہوئے تھے۔ جو ربوہ کا "حج" کرنے جا رہے تھے۔ ان کے خد و خال سے دبی ذوق و شوق نمایاں تھا۔ جو اللہ کے مقدس و محترم گھر یا خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے دیار پاک میں حاضری دینے والے ایک مسلمان کے چہرے سے ہویدا ہوا کرتا ہے۔ بس میں ایک نوجوان "۔۔۔۔ ۔۔۔۔" پڑھ رہے تھے۔ ان سے پچھلی نشست پر بیٹھے ہوئے ایک مرزائی حاجی کی نظر جو اس پر پڑی تو دل کے شوق نے طلب کا روپ دھار لیا۔ نوجوان نے کتاب ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا:۔

"یہ کتاب آپ نے دیکھی ہے؟" (کتاب لیتے ہوئے) "جی ہاں میں دو دفعہ اسے پڑھ چکا ہوں"۔ ربوہ کے حاجی نے جواب دیا "تو فرمایئے کیسی ہے"؟ نوجوان کے چہرے پر شرارت کے نقوش ابھر آئے۔

"نہایت واہیات" "مرزائی حاجی" نے تقوے کے پورے رکھ رکھاؤ کے ساتھ جواب دیا۔

"تبھی آپ نے دوبارہ اسے پڑھا ہے"۔ نوجوان نے گویا ایک چٹاق لڑھکا دی۔ مگر مرزا آنجہانی کے مرید نے اپنی نظریں کتاب پر گاڑ دیں۔ شائد انہوں نے تیسری بار اس کی تلاوت شروع کر دی تھی۔

—— اور جب ربوہ کی عالی شان کوٹھیاں نظر آنے لگیں۔ تو بے اختیار ان کی زبان پر اللہ اکبر کا ترانہ جاری ہو گیا":

(روزنامہ تسنیم یکم جنوری ۱۹۵۳ء)

یہ "اسلامی ادیب" فرماتے ہیں کہ بس میں زیادہ تر مرزائی بھرے ہوئے تھے۔ لیکن چونکہ مکھی ہمیشہ گندگی کی تلاش میں رہتی ہے۔ آپ کی نظر باقی "مرزائیوں" پر نہیں پڑی۔ اور نہ ان کے لئے آپ کے قلم سے کوئی لفظ نکلا ہے۔ صرف ایک شخص کے اشتیاق سے فیصلہ کر لیا ہے۔ اور "مرزائی تقوےٰ" کا عنوان جڑ دیا ہے ایسی بددیانتی پر صالحیت کا دعوےٰ؟ کیا کسی جماعت کے تقوے کا اندازہ لگانے کا اسلامی معیار یہی ہے

اسلامی ادیب یہ بتانا بھول گئے ہیں کہ شائد یہ نوجوان جس کے پاس وہ کتاب تھی۔ ان مسلمانوں میں سے ایک تھا جنہوں نے مودودیوں کے نونکاتی مطالبہ "دستور اسلامی" پر دستخط کئے ہیں۔ کیونکہ بقول مودودی صاحب ننانوے فیصدی مسلمان اس کے حق میں ہیں۔ اور صرف ایک فیصدی خلاف۔ اگر اس دعوے کو درست مانا جائے۔ تو اغلباً اس نوجوان نے مودودیوں کے "اسلامی اصول" معلوم کرنے کے لئے کتاب خریدی ہوگی۔

۲۵ دسمبر کی صبح کو یونائیٹڈ بس سروس کے اڈے پر جب ہم نے ایک کتاب فروش سے جس کے پاس ایسی ہی کتابیں تھیں۔ پوچھا کہ کتنی بکری ہوئی ہے۔ تو بتایا کہ آج اگرچہ اس وقت تک معمول سے زیادہ بسیں اڈے سے چھوٹی ہیں۔ مگر کوئی ایسا منحوس دن چڑھا ہے۔ کہ ایک پیسہ کی بھی بکری نہیں ہوئی۔ اس کو بتایا گیا کہ آج بسوں پر "احمدی" ربوہ جا رہے ہیں۔ تو وہ بڑبڑاتا ہوا چلا گیا۔ دل میں سوچتا ہو گا۔ کہ نونکاتی مطالبہ پر دستخط کرنے والے خدا جانے آج کہاں مر گئے۔

بھارت میں فرقہ پرستی

بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے مشہور پرجا سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے نرائن پرکاش کو ایک خط لکھا ہے۔ جس میں آپ نے ان کی اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ اگرچہ فرقہ پرستی کے متعلق پرجا سوشلسٹ پارٹی کا موقف واضح اور مستحسن ہے۔ مگر پچھلے دنوں مشرقی بنگال اور جموں کے واقعات کے تعلق میں ان کی پارٹی کے بعض لیڈروں نے جن سنگھ اور راشٹریہ سیوک سنگھ کا ساتھ دے کر ان کی پارٹی کے متعلق عوام کے دلوں میں بدظنی پیدا کر دی ہے۔ اور ان بے راہ رو پارٹیوں کو ان کے اس فعل سے بہت تقویت پہونچی ہے۔ پنڈت نہرو نے اس مکتوب میں مسٹر جے نرائن پرکاش سے یہ درخواست بھی کی ہے کہ پرجا سوشلسٹ پارٹی کو فرقہ پرستی کے خلاف مضبوطی سے کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ اور اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے کمر ہمت باندھ لینی چاہیئے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت نہرو نے ان متعصب پارٹیوں کی ضرر رسانی کو اب اچھی طرح محسوس کر لیا ہے۔ اور وہ ہر طریقہ سے ان کو دبا دینے کے لئے تیار ہیں۔ بھارت میں بہت سے ایسے لیڈر ہیں جو عوام کو بھارت کے مسلمانوں کے خلاف اشتعال دلا رہے ہیں۔ اور ملکی تقسیم کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں جو صریحاً پاکستان کے خلاف اعلان جنگ کے مترادف ہے۔ ہمیں امید ہے کہ پنڈت نہرو اور ان کی حکومت ایسے رجحانات کا جلد از جلد قلع قمع کر دے گی۔ ورنہ ڈر ہے کہ یہ آگ پھیل کر دونوں ملکوں کو جھلس دے گی:

کوائف قادیان

نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

قادیان میں اس وقت احمدی آبادی صرف حلقۂ مسجد مبارک اور حلقۂ ناصر آباد میں ہے۔ دارالانوار کی طرف سے اندرون شہر کی طرف آنے والی سڑک پر مولوی عبد المغنی خاں صاحب کے مکان سے احمدی مسلم آبادی شروع ہوتی ہے۔ ضیاء الاسلام پریس اب سلسلہ کے پاس نہیں۔ قصر خلافت کی طرف جانے والی گلی کے بائیں طرف احمدی آبادی ہے۔ الحکم سٹریٹ میں سے سابق دفتر الفضل (جس میں اس وقت ہماری ڈسپنسری ہے) کے آس پاس چند مکان سلسلہ کے قبضہ میں ہیں۔ بڑے بازار کی طرف سے مسجد اقصیٰ میں جانے کے راستے بند ہیں۔ اس طرف آخری حد مسجد اقصیٰ کے عقب کا مکان ہے جس میں میاں سراج الدین صاحب موذن اب بھی معہ اہل وعیال مقیم ہیں۔ مسجد فضل (محلہ ارائیاں میں) سلسلہ کے پاس ہی ہے۔ گو اس سے ملحق بعض مکانات غیر مسلموں کے پاس ہیں۔ ملحقہ پختہ مکانات صحیح سلامت ہیں۔ ڈھاب پر جو مکانات واقع ہیں سب سلسلہ کے پاس ہیں۔ بہشتی مقبرہ کے نزدیک محلہ ناصر آباد بدستور آباد ہے۔

بہشتی مقبرہ میں مشرق جنوب اور مغرب کی طرف پختہ دیوار کھینچ دی گئی ہے۔ جس کے سروں پر دو ہنرڈ ہکڑے ہیں۔ بہشتی مقبرہ میں حضور علیہ السلام کے مزار کی اس برجی پر جو قادیان کی طرف ہے بجلی کا بلب نصب ہے۔ اسی طرح ذرا آگے بڑھ کر اس جگہ ایک اور بلب آویزاں ہے۔ جہاں مختلف قطعات سے آنے والی چار سڑکیں ملتی ہیں۔ اور جن کے وسط میں نلکہ ہے۔ بہشتی مقبرہ کا کنواں بھی بجلی سے چلتا ہے۔

باغ متصل بہشتی مقبرہ میں حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کی کوشش سے ان چھ درختوں پر نمبر لگا دیئے ہیں۔ جن کے وسط میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نعش مبارک رکھی گئی تھی۔ اس مقام کے ارد گرد پودے لگا کر اسے ممیز کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی جانب غرب قبلہ رخ اینٹوں سے دو لائنیں بنا دی گئی ہیں۔ جہاں حضور علیہ السلام کی نماز جنازہ ادا کی گئی تھی۔ ان مقدس مقامات کی حفاظت کے لئے حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی اور دیگر بزرگانِ سلسلہ کی یہ تگ ودو یقیناً لائق صد تحسین ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ باغ کے سامنے ناصر آباد کے پاس ایک بورڈ بھی آویزاں ہے۔ جس پر "جنازہ گاہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و مقام ظہور قدرت ثانیہ" کے الفاظ لکھے ہیں۔ ایک ہاتھ سے ان مقامات کی طرف اشارہ بھی کیا گیا ہے۔

قادیان دارالامان کی نمایاں خصوصیت وہاں کی اذانیں ہیں۔ تقسیم برعظیم ہند و پاکستان کے بعد سے اب تک ایک دن کے لئے بھی خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے اور اس کے پاک رسول محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تصدیق کی یہ صدائیں کبھی خاموش نہ ہوئیں۔ فجر کے طلوع ہوتے ہی ارد گرد کی فضا نے کفر والحاد میں اللہ اکبر کی صدائیں گونجنا شروع کر دیتی ہیں۔ جنہیں سن کر غیر مسلم رہ بھی مرعوب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتیں۔ ہم لوگ جو پاکستان میں رہتے ہیں۔ اور جہاں ہر روز یہ صدائیں سنتے ہیں۔ ان کیفیات کو تصور میں لانے سے بھی قاصر ہیں۔ جو اس ماحول میں جہاں تاریکی ہی تاریکی مسلط ہے۔ اللہ اکبر۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ اور اشھد ان محمد رسول اللہ کی صداؤں سے پیدا ہوتی ہیں۔ قادیان میں رہنے والے درویشوں کی زندگی کا مقصد وحید خدا تعالیٰ کا نام بلند کرنا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بول بالا کرنا ہے۔ اور اس مقصد کی تکمیل کی خاطر وہ دنیا کو تج بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے عزائم میں انہیں کامیاب کرے۔ اور ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

یہ اذانیں اس وقت صرف تین مساجد سے بلند ہوتی ہیں۔ مینارۃ المسیح (مسجد اقصےٰ) مسجد مبارک اور مسجد ناصر آباد سے۔ ان اذانوں کے علاوہ روزانہ بالالتزام باجماعت نماز تہجد۔ باجماعت نمازیں۔ اور نوافل۔ درود و اذکار کی کثرت اور درویشوں کی مجاہدانہ زندگی بھی ایسے امور ہیں۔ جن کی یاد کبھی دل سے محو نہ ہوگی۔

کوائف قادیان کے سلسلہ میں ایک قابل ذکر واقعہ زلزلہ کا ہے۔ جو ۲۷ر دسمبر کو ہندوستانی وقت کے لحاظ سے رات کے سوا بارہ بجے محسوس ہوا۔ زلزلہ کے جھٹکے نہایت شدید تھے۔ جو اپنے ساتھ ایک کرخت اور پُر ہیبت آواز لئے ہوئے تھے۔ اکثر احباب اس وقت بیدار ہی تھے۔ جب یہ جھٹکے محسوس ہوئے۔ ہر طرف سے اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوئیں۔ میرے دریافت کرنے پر حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی نے فرمایا۔ کہ انہیں یاد نہیں کہ اس سے پہلے کبھی جلسہ سالانہ کے ایام میں قادیان میں زلزلہ محسوس ہوا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اس زلزلہ سے سلسلہ کی عمارات اور شعائر اللہ کو جہاں تک راقم الحروف کو علم ہے۔ کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

ذکر حبیب

جلسہ سالانہ کے بعد ۲۹ر دسمبر کو صبح نماز فجر کے معاً بعد نظارت دعوت و تبلیغ کے زیر اہتمام ذکر حبیب کی ایک محفل منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر قادیان میں جو بیس صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جمع تھے ان میں سے ۱۶ پاکستانی اور ۴ ہندوستانی تھے۔ یہ محفل مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی ابو العطاء صاحب فاضل کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں محترم دین محمد صاحب۔ محترم بھائی محمود احمد صاحب۔ محترم محمد اسماعیل صاحب معتبر۔ محترم صوفی محمد رفیع صاحب۔ محترم مولوی رحمت علی صاحب مبلغ۔ محترم چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری۔ محترم خلیفہ سراج دین صاحب محترم سلطان احمد صاحب (گجرات)۔ محترم میاں محمد یوسف صاحب (سابق پرائیویٹ سکرٹری) محترم سید امجد علی شاہ صاحب۔ محترم غلام محمد صاحب زرگر (سیالکوٹ) محترم عبد الکریم صاحب ننگلی۔ محترم عبد الحق صاحب راما۔ محترم عبد اللہ صاحب کشمیری۔ محترم احمد دین صاحب زرگر۔ محترم فضل دین صاحب۔ محترم الہ دین صاحب۔ محترم سلطان احمد صاحب۔ محترم حاجی محمد دین صاحب محترم ڈاکٹر عطر دین صاحب۔ محترم مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل اور حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی نے تین تین منٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت کا ایک ایک واقعہ بیان فرمایا۔ محترم بھائی شیر محمد صاحب اور محترم رحیم بخش صاحب احمد نگر کسی وجہ سے اس میں حصہ نہ لے سکے۔ ان میں سے اکثر احباب جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کا منظر ذہن میں لاتے۔ اور اسکی کیفیت بیان کرنے کی کوشش کرتے۔ تو ان پر رقت طاری ہو جاتی۔ یہ بزرگ پہلے اپنا نام بیان کرتے۔ پھر تاریخ پیدائش تاریخ بیعت اور اس کے بعد حضور سے ملاقات کا کوئی ایک واقعہ بیان کرتے۔ محترم محمد اسماعیل صاحب معتبر نے بیان کیا۔ کہ اس رات جب حضور علیہ السلام پر اطعموا الجائع والمعتر کا الہام نازل ہوا۔ آپ بھی قادیان میں ہی تشریف رکھتے تھے۔ محترم مولوی رحمت علی صاحب نے بیان کیا۔ کہ وہ بچپن میں حضور کے مکان پر بچوں کے ساتھ کھیلا کرتے تھے۔ بعض اوقات حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا اس خیال سے کہ یہ بچے حضور علیہ السلام کے کام میں حارج نہ ہوں۔ ان سے ناراض ہوتیں۔ مگر حضور علیہ السلام کبھی ناراض نہ ہوتے۔ حضور علیہ السلام کی شفقت اور مہربانی ماں باپ سے بڑھ کر تھی۔ محترم چوہدری محمد شریف صاحب نے بیان کیا۔ کہ وہ ۱۹۰۶ء میں قادیان میں حاضر ہوئے۔ آپ نے بیعت کا نظارہ بیان فرمایا۔ مجمع میں پگڑیاں پھیلا دی گئی تھیں۔ جنہیں بیعت کرنے والے پکڑے ہوئے تھے۔ آپ نے بیان کیا۔ کہ یوں محسوس ہوتا تھا۔ جیسے پگڑی میں بجلی کی ایک رَو چل رہی تھی۔ محترم سلطان احمد صاحب نے فرمایا۔ کہ انہوں نے ۱۹۰۶ء میں بیعت کی تھی۔ جس دن آپ نے بیعت کی تھی۔ اس دن حضور علیہ السلام پر "پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن" کا الہام نازل ہوا تھا۔ محترم میاں محمد یوسف صاحب نے بیان فرمایا۔ کہ ۱۹۰۱ء میں جبکہ ان کی عمر ۱۲ سال کی تھی۔ کرم دین بھیں کے مقدمہ میں حضور علیہ السلام جہلم تشریف لے گئے۔ تو وہاں بہت سے لوگوں نے بیعت کی۔ اس موقعہ پر عورتوں کی بیعت کے موقع پر دوپٹہ وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر آپ نے بھی بیعت کی۔

محترم سید امجد علی شاہ صاحب نے فرمایا۔ کہ ان کے والد سید فضیلت علی شاہ صاحب تھے۔ امجد علی شاہ صاحب پیدائشی احمدی ہیں۔ حضور کے ہاتھ پر آپ نے ۱۹۰۰ء میں بیعت کی تھی۔ عبد الحی عرب صاحب نے بھی ان کے ساتھ ہی بیعت کی تھی۔ آپ نے اپنے سکول کے ایام کا ایک واقعہ بیان فرمایا۔ جس سے طلبہ پر حضور کی شفقت کا ثبوت ملتا ہے۔

محترم غلام محمد صاحب زرگر نے بیان کیا۔ کہ انہوں نے ۱۸۹۴ء میں سورج اور چاند کے گرہن اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ نیز فرمایا۔ ایک حکیم کی دکان پر والد صاحب دوا لینے کے لئے گئے۔ وہاں بدر کا ایک پرچہ دیکھا۔ اس سے لیا۔ مولوی محمد علی نامی ایک دوست سے جا کر سنا۔ میرے والد صاحب پکار اٹھے۔ لوگو! گواہ رہو۔ مرزا صاحب سچے ہیں۔ اسی وقت ایک پوسٹ کارڈ منگوایا۔ اور بیعت کا خط حضور کی خدمت میں لکھ دیا۔ گھر آئے۔ انہوں نے والدہ صاحبہ اور مجھ سے اس کا ذکر کیا۔ ہم دونوں نے بھی فوراً حضور کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ ۱۸۹۵ء میں حضور کے پاؤں دبا رہا تھا۔ کہ حضور نے طاعون کے سیاہ پودوں کا ذکر فرمایا۔

محترم عبد الکریم صاحب نے فرمایا۔ حضور ایک دفعہ قادیان سے متصل ایک گاؤں ننگل میں تشریف لائے۔ ہم نے عرض کی۔ حضور بارش نہیں ہوتی۔ دعا فرمائیں۔ حضور نے کھیتوں کے درمیان میں دو نفل پڑھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایک بدلی آگئی۔ اس قدر بارش ہوئی۔ کہ ہر طرف پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔ حضور علیہ السلام بھی بھیگ گئے۔ ایک جگہ فرمایا۔ یہاں کنواں لگے گا۔ وہاں بعد میں ہم نے اپنی آنکھوں سے کنواں دیکھا۔ محترم عبد الحق صاحب راما نے حضور کی خدمت میں حضور کے کمرے میں حاضر ہونے کا واقعہ بیان کیا۔ محترم عبد اللہ کشمیری صاحب نے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ حضور نے ان سے فرمایا۔ کہ ایک تالا کھولنے کے لئے کسی مستری کو لاؤ۔ مستری آیا۔ حضور نے اسے چابیوں کا گچھا دیا۔ اس نے ان میں سے ایک چابی سے وہ تالا کھول دیا۔ حضور نے اسے آٹھ آنہ بطور اجرت دیئے۔ اس نے بہتیرا کہا۔ کہ میں نے تو کیا ہی کچھ نہیں۔ اجرت کیسی۔ مگر حضور نے فرمایا۔ "لے جاؤ"۔

(باقی)

درخواست دعا

(۱) میری ہمشیرہ محمودہ بیگم کو ڈسچارج کر دیا ہے بحالی کے لئے اپیل دائر ہے۔ سلسلہ کے بزرگوں سے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میری لڑکی صادقہ بیگم کا سالانہ امتحان ہو رہا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں مختلف اہم مسائل کے متعلق

علماء سلسلہ کی بصیرت افروز تقاریر

کاروائی ۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء اجلاس اوّل

مرتبہ۔ شیخ محمد احمد پانی پتی

تقریر چوہدری محمد عبداللہ خانصاحب

جلسہ کے تیسرے روز مورخہ ۲۸ دسمبر کو پہلا اجلاس زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ صبح ۹ بجے منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے "دورِ حاضرہ میں جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں خدمت خلق پر بے حد زور دیا۔

خدمت خلق

آپ نے فرمایا۔ کہ اگر ہم تبلیغ کے لئے راستہ صاف کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کا آسان ذریعہ یہ ہے کہ ہم مخلوق خدا کی خدمت میں اپنا وقت صرف کریں۔ دنیا کے لوگوں پر مختلف مصائب آتے ہیں۔ کبھی زلزلہ آجاتا ہے اور بستی کی بستی تباہ ہوجاتی ہے۔ کبھی سیلاب آجاتا ہے۔ اور گاؤں کے گاؤں اُجڑ جاتے ہیں۔ اگر ہم ان موقعوں پر آگے آئیں۔ اور مصیبت زدوں کی امداد کریں۔ تو جن لوگوں کی خدمت کی جائے گی۔ وہ یہ محسوس کریں گے۔ کہ یہ لوگ نیک دل رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے حکم سے خدمت خلق کرتے ہیں۔ اس کا قدرتی طور پر یہ اثر ہوگا۔ کہ اُن کو ہم سے ایک قلبی تعلق پیدا ہوجائے گا۔ اور اس طرح ہمارے لئے تبلیغ کا راستہ صاف ہوجائے گا۔

جب مامور آتا ہے۔ اور دنیا کو اپنا پیغام صداقت سناتا ہے۔ اس وقت دنیا گناہوں سے بھرپور ہوتی ہے اور ظلم و جور اور معصیت کا بازار گرم ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ پاک اور صاف جماعت کو جو اس پر ایمان لے آتی ہے۔ دوسری گندگیوں سے ملوث نہ کیا جائے۔ بلکہ علیحدہ رکھا جائے۔ جب تک وہ اپنی جماعت کو علیحدہ نہیں کرتا۔ اُس وقت تک یہ معلوم نہیں ہوسکتا۔ کہ اس کے آنے سے اس کے ماننے والوں پر کیا اثر پڑا ہے۔ اور انہوں نے تقویٰ و طہارت کی راہوں پر کہاں تک قدم مارا ہے۔

مگر دشمن اس امر پر یہ اعتراض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس شخص نے آکر لوگوں میں تفریق ڈال دی ہے۔ اس خلیج کو اسی طرح پُر کیا جاسکتا ہے۔ کہ ہم پورے زور سے خدمت خلق کریں۔ اس طرح ہمارا عمل ان پر اثر انداز ہوتا چلا جائے گا۔ اور وہ محسوس کریں گے۔ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق قائم رکھنے کے لئے اس جماعت میں شامل ہونا ضروری ہے۔

خدمت خلق میں کسی قسم کی تفریق جائز نہیں

خدمت خلق میں رنگ۔ نسل اور مذہب کی تفریق جائز نہیں کیونکہ اسلام ساری دنیا کے لئے ہے۔ اس لئے تمام وہ لوگ یا جماعتیں جو تبلیغ کی خاطر کھڑی ہوئی ہیں وہ خدمت خلق کے معاملے میں ہر تعلق کو نظر انداز کرتے ہوئے بلا امتیاز ہر انسان کی مدد کریں۔

جہاں تک علمی باتوں کا تعلق تھا ہم نے دنیا پر اتمام حجت کر دی ہے۔ دشمن محسوس کرتا ہے۔ کہ دلائل کے میدان میں وہ ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ بلکہ جب اس کو دوسرے مذاہب سے مقابلہ درپیش ہوتا ہے۔ تو وہ مجبور ہوتا ہے۔ کہ ہمارے پیش کردہ دلائل کو اختیار کرے۔ لیکن تبلیغ کا دوسرا حصہ جو عملی ہے۔ اس کی طرف ہمیں مزید توجہ دینی چاہیئے ہم عملی طور پر تبلیغ کریں۔ اور خدمت خلق کا اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ اور ثابت کریں۔ کہ واقعی یہ جماعت خدا اور اس کے رسول کی قائم کردہ ہے۔ اور دنیا والوں پر ظاہر ہوجائے۔ کہ اگر خدا اور اس کے رسول سے تعلق رکھنا ہے۔ تو اسی جماعت میں شامل ہونا پڑے گا۔

اس کے بعد آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کے وہ حوالے جو خدمت خلق سے متعلق تھے پڑھ کر سنائے۔

تقریر مسٹر عبدالشکور رش امریکن

مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب کے بعد مسٹر عبدالشکور رش صاحب نے جو امریکہ کے باشندے ہیں اور ایک دور قبل ربوہ تعلیم مذہبی حاصل کرنے کی غرض سے آئے تھے پانچ منٹ تک انگریزی میں تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لنڈن نے ان کی تقریر کا اردو ترجمہ سنایا۔

آپ نے بتایا۔ کہ مجھے یہاں آنے سے بہت خوشی ہوئی میں ایک تمثیل بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایک اونٹ جنگل میں چلا جارہا تھا۔ وہ سایہ کی تلاش کرتا ہوا ایک دلدل میں پھنس گیا جوں جوں وہ نیچے جاتا تھا اس کو راحت محسوس ہوتی تھی۔ یہی حال مغربی تہذیب کا بھی ہے۔ وہ لوگ کیچڑ میں دھنستے جارہے ہیں۔ لیکن یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم بڑی راحت میں ہیں۔ تہذیب کے دعویدار ملکوں میں امریکہ سب سے زیادہ اس کیچڑ میں دھنستا جارہا ہے۔ وہاں کا سماجی نظام سب سے زیادہ لیت ہے۔ وہاں گناہ کی ہر ایک کو کھلی چھٹی ہے وہ لوگ اس کو راحت سمجھتے ہیں۔ لیکن دراصل یہ ان کے لئے ہلاکت کا پیغام ہے۔ اب صرف احمدیت ہی ہے۔ جو ان کو ہلاکت سے نکال کر زندگی کی راہوں پر چلا سکتی ہے۔ خدا ان کو اس طرف متوجہ ہونے کی توفیق بخشے تا وہ موجودہ تہذیب کی ہلاکت آفرینیوں سے بچ جائیں۔

تقریر مولوی جلال الدین صاحب شمس

جناب مکرم عبدالشکور صاحب رش کی تقریر کے بعد مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس انچارج تالیف و تصنیف نے "جہاد اور جماعت احمدیہ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

آپ نے کہا۔ کہ جہاد کے متعلق مخالفین اسلام نے جو غلط فہمیاں پھیلائی ہیں۔ اور اس طرح مسلمان کہلانے والوں نے اس کے متعلق جو غلط نظریہ قائم کیا ہے۔ وہ ایسا نہیں۔ کہ آسانی سے دور ہوسکے۔ اس کے لئے بھی جہاد کی ضرورت ہے۔ مخالفین اسلام نے تو اسلام پر یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ قرآن دنیا کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے (۱) دار الحرب۔ (۲) دار الاسلام اور سچے مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ کفار پر چڑھ دوڑیں اور ان کو تہس نہس کرکے رکھ دیں۔ وہ اس چیز کو جہاد مقدس کہتے ہیں۔ اور اس کا خاتمہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے۔ کہ یا تو تمام لوگ اسلام قبول کرلیں۔ یا مارے جائیں۔

وہ تو مخالف ہیں۔ انہوں نے تو اسلام کی طرف غلط بات منسوب کرنی ہی ہوئی لیکن مصیبت تو یہ ہے کہ بعض مسلمانوں کا بھی یہی عقیدہ تھا اور ہے۔ اور ان کے اس عقیدے کی وجہ سے ہی مخالفین اسلام نے انہی عقائد کو اپنی کتابوں میں درج کردیا۔ اسی قسم کے خیالات آج کل بھی مودودی صاحب اور احراری ظاہر کررہے ہیں۔ چنانچہ مودودی صاحب لکھتے ہیں "تلوار کے زور سے پرانے ظالمانہ نظام زندگی کو بدل دینا اور نیا عادلانہ نظام مرتب کرنا بھی جہاد ہے۔"

(جہاد فی سبیل اللہ صفحہ ۱)

اسی طرح وہ صحابہ کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"انسانی برادری کو ذلیل حالت میں مبتلا دیکھ کر صالحین کی وہ مختصر و ش جماعت اصلاح کے لئے کمربستہ ہوگئی۔ پہلے اس نے وعظ و تذکیر سے کام لیا۔ اور کسریٰ اور عجم اور قیصر روم اور مقوقس مصر کو دعوت دی۔ کہ اسلام کے قانون عدل و حق پرستی کو اختیار کریں جب انہوں نے اس دعوت کو رد کردیا تو پھر مطالبہ کیا۔ کہ حکومت و فرمانروائی کی مسند کو ان لوگوں کے لئے خالی کردیں جو اس کے اہل ہیں۔ مگر جب اس مطالبہ کو بھی رد کردیا گیا۔ اور اس کے جواب میں تلوار پیش کی گئی۔ تو مٹھی بھر انسانوں کی اس بے سروسامان جماعت نے بیک وقت دو عظیم الشان سلطنتوں کے تختے اُلٹ دیئے۔"

(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۱۹)

علماء اسلام یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ مسیح اور مہدی جس وقت آئیں گے۔ تو وہ کفار سے سوائے اسلام کے اور کوئی چیز قبول نہیں کریں گے اگر کوئی شخص اسلام نہیں لائے گا۔ تو وہ اس کو قتل کردیں گے۔

چنانچہ نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:۔

"ان کے ہاتھ پر لڑائیاں ہوں گی۔ یہ خزانے لیں گے۔ شہر کے شہر فتح کریں گے۔ مشرق سے مغرب تک لے لیں گے۔ ہندوستان کے بادشاہوں کو گردن میں طوق ڈال کر ان کے سامنے لادیں گے۔ ان کے خزائن بیت المقدس کا زیور ہوگا۔" (اقتراب الساعۃ صفحہ ۶۴)

احرار نے بھی یہ فتویٰ دیا تھا۔

"ہندوستان دار الحرب ہے۔ انگریزی حکومت کی اطاعت حرام اور بغاوت فرض ہے۔ جہاد کرو۔ یا ہجرت ہندوستان میں مسلمانوں کے لئے۔ تیسری اور کوئی راہ نہیں۔ اور جو ان میں سے کسی ایک چیز کے لئے بھی تیار نہیں۔ وہ سمجھ لے کہ اس کے ایمان کی موت ہوچکی۔"

(آزاد ۷ اپریل ۱۹۵۰ء)

اس مسئلہ جہاد کی حقیقت سے ناواقفیت عام مسلمانوں کے لئے منافقانہ زندگی بسر کرنے کا موجب ہوئی۔ لہٰذا ضروری ہوا۔ کہ ہم جہاد کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

جہاد کے لغوی معنے

مولوی چراغ علی مرحوم اپنی کتاب تحقیق الجہاد میں بحوالہ تاج اللسان لکھتے ہیں

"جہاد کا مفہوم قدیم عربی زبان میں اور تمام قرآن مجید میں یہ ہے۔ حتی المقدور کوشش کرنا سعی کرنا۔ جانفشانی کرنا۔ کسی کام میں محنت مذہبی جوش سرگرمی شوق یا ہمت سے مصروف ہونا"

(تاج اللسان)

اس لفظ کے معنے جنگ یا لڑنا نہیں ہیں۔ بعد کو اس کے معنے مذہبی لڑائی قرار پائے"۔

(تحقیق الجہاد صفحہ ۱۷۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے قتال کی غرض

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے کفار سے جو جنگیں کیں۔ وہ اس آیت کے تحت کیں۔

اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرہم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ

مسلمانوں کو مکہ میں سخت ترین تکالیف دی گئیں۔ جب انہوں نے مظالم سے بچنے کے لئے مدینہ میں پناہ لی تو وہاں بھی ان کو چین نہ لینے دیا۔ اور مدینہ کے لوگوں کو دھمکیاں دینے لگے کہ اگر تم نے مسلمانوں کو پناہ دیئے رکھی تو ہم خروج کر آئیں گے۔ اور تمہیں تباہ و برباد کر دیں گے۔ تب خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو جنگ کی اجازت بخشی۔

جہاد کے فضائل

یہ ناداں ملاؤں کی غلطی ہے کہ انہوں نے جہاد صرف قتل و غارت کو سمجھ لیا۔ اور ہر وہ شخص جو کافروں سے لڑنے کے لئے نکلا۔ وہ غازی کہلایا لیکن جہاد کے فضائل جو قرآن مجید اور احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔ ان سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جہاد اپنے اندر ایسی عمومیت رکھتا ہے کہ جس سے ساری امت اور تمام مسلمان مجاہد ہو سکتے ہیں۔

اسلام میں تمام عبادتوں میں امراء اور غرباء اور کمزوروں اور طاقتوروں کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ مثلاً حج اگر امراء پر فرض قرار دیا گیا اور اس کے لئے شرطیں لگا دی گئیں تو دوسروں کے لئے عمرہ رکھا گیا تا دوسرے لوگ بھی دیار حبیبؐ کی زیارت کر سکیں۔ زکوٰۃ ہے جو مالداروں پر لگائی گئی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ صدقہ رکھا گیا۔ جو صدقہ لینے والا بھی کر سکتا ہے۔ اسی طرح جہاد ہے۔ جہاد بالسیف کو شرائط کے ساتھ مشروط کر دیا۔ شریعت نے کسی مسلمان کو مجاہد بننے سے محروم رکھنا نہیں چاہا۔ اور نہ ہی کسی زمانہ سے جہاد کو مخصوص کیا ہے۔

جہاد کے معنوں میں وسعت

قرآن مجید اور حدیث کی رو سے جہاد کے معنوں میں بہت وسعت ہے۔ مثلاً تبلیغ ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

فلا تطع الکافرین وجاھدھم بہ جہادا کبیرا (الفرقان)

اس آیت کے متعلق ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں

"اس میں جہاد بالسیف مراد تو ہو نہیں سکتا یقیناً جہاد کبیر حق کی استقامت اور اس کی راہ میں تمام مصیبتیں اور شدتیں جھیل لینے کا جہاد ہے۔

(مسئلہ خلافت و جزیرہ عرب صفحہ ۱۰۹)

پھر حدیث میں حج مبرور کو افضل جہاد سے تعبیر کیا ہے۔ اسی طرح حدیث میں ہے رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر۔ پھر حدیث میں آتا ہے کہ عورتیں آئیں اور کہا کہ ہم جہاد کرنا چاہتی ہیں۔ تو حضور نے فرمایا تمہارے لئے حج ہی جہاد ہے۔

اسی طرح حضور نے فرمایا۔ کلمۃ حق عند سلطان جابر جہاد کبیر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی ترقی اور اعلائے کلمۃ اسلام کے لئے جہاد کبیر اور جہاد اکبر پر زور دیا اور تمام مسلمانوں کو اس حقیقت سے آگاہ کیا کہ جہاد جس کی فضیلت اور اہمیت قرآن مجید اور احادیث میں بیان کی گئی ہے وہ صرف چند محاربین کے ساتھ مخصوص نہیں بعض خاص حالات میں دین کے لئے قتال کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن ہر وقت اور ہر زمانہ اور ہر حال میں مسلمانوں کے لئے خدا تعالےٰ نے جہاد رکھا ہے اور ہر ایک مجاہد بن سکتا ہے اور جہاد کے اجر اور ثواب کو حاصل کر سکتا ہے۔ اب ایسے شخص کے متعلق تو کہا جائے کہ وہ جہاد کا منکر ہے اور جو صرف قتال کو ہی جہاد قرار دیں۔ لیکن محض خیال میں ہی دم بھریں ان کو صدیوں تک جہاد کا موقعہ نہ ملے وہ جہاد کے اقراری۔ جہاد بالسیف کی شرائط کا ذکر کرتے ہوئے جناب مولوی صاحب نے بتایا کہ قرآن مجید کی آیت اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا الخ سے جہاد کی مندرجہ ذیل شرائط معلوم ہوتی ہیں۔

(۱) مذہبی آزادی مفقود ہو۔ (۲) قوت و طاقت موجود ہو (۳) اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے ہوں (۴) مسلمانوں کی دینی حالت اچھی ہو۔ اور وہ اس قسم کے راستباز ہوں کہ وہ اگر ان کو دنیا میں طاقت و قوت حاصل ہو جائے۔ تو وہ نیکی کو دنیا میں قائم کریں۔

اس بنا پر فقہاء نے جہاد بالسیف کے لئے امام کی شرط لازمی قرار دی ہے۔

جہاد کی شرائط کا فقدان

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ان شرائط میں سے ایک شرط بھی نہیں پائی جاتی تھی انہی حالات کو دیکھتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ نے یہ فرمایا کہ اس زمانہ میں جہاد بالسیف جائز نہیں ہے۔ چنانچہ آپ نے اس امر کو بتصریح بیان کر دیا کہ "جہاد کا طریق بوجہ شرائط جہاد موجود نہ ہونے کے ان ایام میں ہٹایا گیا ہے" (حقیقۃ المہدی صفحہ ۱۹)

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کو بتصریح بیان فرما دیا ہے کہ یہ حکم صرف اس وقت تک کے لئے ہے۔ جب تک مذہبی آزادی قائم ہے۔ لیکن اگر مذہبی آزادی نہ ہو۔ اور مسلمانوں پر ظلم کیا جائے۔ کہ ان کے لئے اپنے دینی معاملات بجالانے مشکل ہو جائیں۔ تو اس صورت میں حضور نے فرمایا ہے کہ "وجب علی المومنین ان یحاربوا ان لم ینتھوا۔ یعنی مومنوں پر واجب ہے کہ ان سے لڑیں اگر وہ باز نہ آئیں

(نور الحق حصہ اول صفحہ ۴۵)

جناب مولوی نے اس کے ساتھ ہی متعدد حوالہ جات سے ثابت کیا کہ دوسرے علماء نے بھی کچھ لکھا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

تقریر شیخ عبدالقادر صاحب

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کے بعد مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مبلغ سلسلہ نے "مقام محمدیت جماعت احمدیہ کے نقطۂ نظر سے" کے عنوان پر تقریر کی

مقام محمدیت جماعت احمدیہ کے نقطۂ نظر سے

آپ نے کہا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اس قدر بلند ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی اے رسول ان لوگوں سے کہہ دے کہ اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اس کے سوا قرب الٰہی حاصل کرنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں

چنانچہ تجربہ شاہد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد سے لے کر ہمارے اس زمانہ تک جس قدر لوگوں نے روحانی کوچہ میں قدم رکھا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی سے کوئی مقام یا مرتبہ حاصل کیا ہے۔ اور آئندہ بھی جو شخص کوئی مرتبہ حاصل کرے گا وہ آپ ہی کے فیضان کی برکت سے حاصل کرے گا۔ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمدؐ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام جنہیں خدا تعالےٰ نے مسیحیت اور مہدویت کا مرتبہ عطا فرمایا۔ ان کا بھی یہی دعوےٰ تھا۔ کہ میں نے قرب الٰہی کے تمام مراتب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی حاصل کئے ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے اپنی کسی فضیلت کا دعوےٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے۔ اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اسکے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے ہم کافر نعمت ہوں گے۔ اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے پائی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے۔ اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے۔ اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں۔ جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵ و ۱۱۶)

یہ ہے وہ مقام اور مرتبہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جماعت احمدیہ کی نگاہ میں حاصل ہے۔ اور یہ وہ محمدیت کا مقام ہے جو گذشتہ پونے چودہ سو سال میں سوا جماعت احمدیہ کے بانی کے اور کسی انسان نے بیان نہیں کیا۔ اور کوئی شخص یہ مقام بیان بھی کیسے کر سکتا تھا۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر کے جو قرب الٰہی کا مقام آپ نے حاصل کیا ہے اور کوئی انسان اس مرتبہ تک نہیں پہنچ سکا۔

اس کے بعد جناب شیخ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے وہ حوالہ جات پیش کئے۔ جن میں آپ نے ثابت کیا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کی صفت رحمٰن اور رحیم کے مظہر کامل ہیں۔

آپ نے یہ بھی بتلایا کہ ختم نبوت کے متعلق جو تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے اس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان ظاہر ہوتی ہے اور آپ صحیح معنوں میں خاتم النبیین ثابت ہوتے ہیں۔ لیکن دوسرے علماء خاتم النبیین کے جو معنے کرتے ہیں۔ ان سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان نعوذ باللہ گر جاتی ہے۔

مقام محمدیت کے دو پہلو

حقیقت یہ ہے کہ مقام محمدیت کے دو پہلو ہیں۔

(باقی صفحہ ۸ پر دیکھیں)

بقیہ صفحہ ۶

نظریاتی اور عملی - نظریاتی یا اعتقادی پہلو یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے پہلے مولویوں نے مقام محدّثیت صرف اس چیز کا نام رکھا ہوا تھا۔ کہ اب امت محمدیہ پر وحی و الہام کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ اور حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے روحانی فیضان پر مہر لگ چکی ہے۔ قرآن کریم کے علوم و معارف جو پہلے مفسرین بیان کر چکے ہیں۔ ان سے بڑھ کر بیان کرنا کفر ہے۔ حضور نعوذ باللہ جارحانہ جنگیں کیا کرتے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف عجیب عجیب باتیں منسوب کر رکھی تھیں۔

ان عقائد کی وجہ سے یورپ کے پادریوں نے اسلام کے خلاف پراپیگنڈا کرنے میں بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر وہ لوگ نہایت خطرناک طریق پر کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر مقام محدّثیت کی حقیقی شان لوگوں پر واضح کی۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ اب بھی جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پھیلائی ہوئی روشنی سے نئی طرز کے علماء فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ پرانی طرز کے مولوی انہیں باتوں کو بیان کرتے ہیں۔ اور انہیں حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بلند مرتبہ کا ذرا خیال نہیں آتا۔

عملی پہلو یہ ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حمد پھیلانے کے لئے حضور ہی کی بعثت ثانیہ کا زمانہ مقدر تھا۔ اور عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً کی تمام دنیا پر پوری تجلی کے لئے ضروری تھا۔ کہ تمام دنیا کے میناروں پر اشھد ان لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ کی ندا گونجے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جو اعتراضات یورپین اور ایشیائی مصنفین نے کئے تھے۔ ان کا دندان شکن جواب دیا جائے۔ قرآن کریم کے حقائق و معارف کی بکثرت اشاعت کی جائے۔ سو اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مٹھی بھر جماعت کے ذریعہ لاکھوں روپیہ کے سالانہ بجٹ کے ساتھ تمام دنیا میں ہو رہا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں۔ کہ تمام دنیا کی زبانوں میں حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حمد کی جائے گی۔ اور مقام محمدیت اپنی پوری شان میں دنیا کے سامنے آجائیگا۔

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب کی تقریر کے بعد جلسہ سالانہ کے تیسرے روز کے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

اجلاس دوم

نماز ظہر و عصر کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "تعلق باللہ" کے موضوع پر انتہائی پر معارف تقریر فرمائی۔ اور ساڑھے چھ بجے دعا پر جلسہ کا اختتام فرمایا۔

بس ڈرائیور کی فوری ضرورت

ایک تجربہ کار محنتی اور دیانتدار بس ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت و قابلیت دی جائے گی۔ خواہشمند احباب فوری توجہ فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ)

جلسہ سالانہ پر گمشدہ اشیاء

(۱) جلسہ کے ایام میں کوئی دوست میری میز پر ربوہ میں دو کتابیں "رسول اللہ کی باتیں" اور ایک دستانہ چھوڑ کر بھول گیا ہے۔ جس دوست کی یہ چیزیں ہوں۔ وہ پتہ دے۔ کہ کہاں پہنچا دی جائیں۔ دستانہ کی شناخت کا نشان ضرور بتایا جائے۔ جمعدار فضل دین اوورسیر ربوہ ضلع جھنگ

(۲) جلسہ سالانہ سے واپسی پر جماعت احمدیہ ادرحمانی ضلع سرگودھا کی ایک احمدی خاتون معراج بی بی کا مختصر سا بستر جس میں ایک لحاف کھدر کے غلاف والا اور ایک چادر دیسی کھدر کی جو کہ سیاہی مائل بھورے رنگ کے کمبل میں لپٹا ہوا تھا۔ اور اوپر سے رسی سے باندھا ہوا تھا۔ $\frac{12}{52}$-۲۹ صبح کو پختہ سڑک پر لاریوں کے اڈہ پر ربوہ میں سڑک کے جنوبی برآمدہ میں رہ گیا ہے۔ اگر منتظمین جلسہ سالانہ یا دیگر کسی دوست کو ملا ہو۔ تو پتہ ذیل پر اطلاع بخش کر ممنون فرمائیں۔ محمد حیات نائب امیر جماعت احمدیہ ادرحماں ڈاکخانہ بھابڑا بھلوال ضلع سرگودھا۔

ولادت

مکرم منور احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی واقف زندگی فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور کو خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱۹ دسمبر کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے

دعائے مغفرت

(۱) پٹواری رحمت اللہ صاحب بنگوی حال لاہور کی والدہ پچھلے ہفتہ چند دنوں کی علالت کے بعد تقریباً سو سال کی عمر پا کر وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ صحابیہ تھیں۔ اور بڑی ہی نیک اور پابند صوم و صلوٰۃ واقع ہوئی تھیں۔ احباب مرحومہ کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار شیخ محمد عمر انور کونسلر سرگودھا شہر

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

محکمہ ریلوے سے

ہم اہالیان علاقہ سٹیشن مونیاں و الابیج ستھو تیوالہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہمارے سیکشن پر چلنے والی گاڑیوں کے اوقات نہایت ہی نامناسب ہیں۔ کیونکہ

(۱) کوئی ٹرین ایسی نہیں۔ جو ضلع کچہریوں کے وقت مسافروں کو لائل پور پہنچا سکے۔ (۲) کوئی ٹرین ایسی نہیں جس کے مسافر وزیر آباد۔ لاہور اور خانیوال کی طرف چلنے والی گاڑیوں پر سوار ہو سکیں۔ کیونکہ کوئی گاڑی چک جھمرہ جنگشن پر کراس ہی نہیں کرتی۔ (۳) مال اینڈ اس کا ٹائم بھی نامناسب ہے۔ پہلے اس پر لاہور سے لائلپور اور لائلپور سے سرگودھا تک تمام چھوٹے اسٹیشنوں کے مسافر سفر کرتے تھے۔ لیکن اب صرف وہی اشخاص سفر کر سکتے ہیں جو شیخوپورہ۔ لائل پور۔ چک جھمرہ سرگودھا یعنی بڑے بڑے شہروں میں جانا چاہیں۔ لہٰذا مال اینڈ اس کا ٹائم لاہور سے روانگی کے لئے ساڑھے بارہ یا ایک بجے کیا جائے۔

(۴) خاص طور پر ۶۶ گاڑی کنڈیاں تا لائل پور کی چک جھمرہ میں آمد کے وقت کو فوری طور پر بدل کر گیارہ بجے صبح کیا جائے۔ اور ٹالہ موسیٰ تا لائلپور چک جھمرہ میں آمد کے سلسلہ میں ۲۱-۶-$\frac{}{52}$ گاڑی کا ٹائم بدل کر صبح ۷$\frac{1}{2}$ یا آٹھ بجے کیا جائے اس سے ہمارے سیکشن کے مسافر لائلپور کی ضلع کچہریوں اور لاہور۔ وزیر آباد۔ خانیوال کی طرف جانے والی گاڑیوں میں مناسب وقت پر سوار ہو سکیں گے۔ اور ریلوے کی آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔

(۵) لائل پور تا لالہ موسیٰ چلنے والی ۸ ڈاؤن کو بدل کر شام کے ۳ بجے لائلپور سے چلایا جائے۔ تاکہ خانیوال۔ لائلپور۔ لاہور۔ وزیر آباد سیکشنوں کی تمام سرگودھا جانے والی سواریوں کے لئے مزید سہولت مہیا ہو سکے۔

(محمد شفیع الابیج ستھو تیوالہ ۲۵ ضلع لائلپور)

خط و کتابت کرتے وقت اور منی آرڈر کوپن پر خریداری نمبر (یہ نمبر چٹ پر ہوتا ہے) ضرور لکھ دیا کریں۔ بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے۔

(مینیجر الفضل)

پتہ جات مطلوب ہیں

مولوی کرم الٰہی صاحب ولد میاں حیات اللہ صاحب سکنہ دیگراں ضلع ہزارہ کا ایڈریس مطلوب ہے۔

(۲) میاں عبدالحمید صاحب ولد مولوی عبدالقادر صاحب حیدر آبادی جو نیشنل بنک مری روڈ راولپنڈی میں اکونٹنٹ تھے۔ ان کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔

(۳) میاں عبدالکریم صاحب ولد میاں عبدالخلیل صاحب بھاگلپوری سابق درویش قادیان کا پتہ درکار ہے۔

(۴) میاں عبدالرحمٰن خان صاحب ولد ڈاکٹر نیاض الدین خان صاحب بھاگلپور کا ایڈریس درکار ہے

(۵) میاں عبدالرحیم صاحب بی۔ ایس۔ سی ولد میاں عبدالغنی صاحب سکنہ ہو علیہ کے متعلق معلوم ہوا تھا کہ وہ کھل پر جکٹ میں منیجر فارم ہیں۔ ان کو خط لکھا گیا۔ مگر وہاں سے خط واپس آیا۔ کہ اس نام کا کوئی آدمی یہاں نہیں۔

جو دوست مندرجہ اصحاب میں سے کسی کا علم رکھتے ہوں۔ وہ ان کے ایڈریس سے اطلاع دیں یا اگر خود وہ سطور پڑھیں۔ تو خود اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ $\frac{11}{52}$-۷ میں فریضہ زکوٰۃ کے زیر عنوان جو معطی حضرات کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ اس میں ایک نام غلام احمد صاحب مظفر گڑھ غلط شائع ہو گیا ہے۔ اصل زکوٰۃ دہندہ ڈاکٹر اقبال احمد صاحب مظفر گڑھ ہیں۔ دوست مطلع رہیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

عرب ممالک کے درمیان وسیع اتحاد و تعاون کی سکیم

دمشق ۷ جنوری۔ غیر سرکاری حلقوں نے اس امر کی تصدیق کی ہے کہ شامی وزراء کی کونسل نے اپنے پچھلے اجلاس میں شام اور مصر کے درمیان ایک نئی قسم کا اتحاد و تعاون استوار کرنے کے لئے ایک سکیم پر غور کیا۔ یہ سکیم عرب ملکوں کے درمیان وسیع اتحاد و تعاون کی بنیاد ہوگی۔ کرنل ادیب شیشکلی کو نائب وزیر اعظم کی حیثیت سے ہدایات دی گئیں کہ وہ اس مقصد سے دیگر عرب ملکوں سے رابطہ پیدا کریں ان اطلاعات کی صحت کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ایک اعلےٰ افسر نے کہا کہ ہم ان مقاصد سے متفق ہیں اور کرنل شیشکلی کو انہیں پورا کرنے کی غرض سے دیگر ملکوں کے ساتھ نامہ و پیام کرنا چاہیئے۔ انہیں پورے اختیارات دیئے گئے ہیں کہ اہم عرب مفادات پر اثر انداز ہونے والے تمام معاملات کا جائزہ لیں۔

اسی افسر نے بتایا کہ اس سکیم کے متعلق قاہرہ میں جنرل محمد نجیب اور کرنل ادیب شیشکلی کی حالیہ ملاقات کے دوران میں ہوا تھا۔ توقع ہے کہ جلد ہی اس کا کوئی حتمی نتیجہ برآمد ہو جائے گا۔ (اسٹار)

مشرق وسطیٰ کیلئے جیٹ طیارے

بھیجے جا رہے ہیں

لنڈن ۷ جنوری۔ مشرق وسطےٰ کو برطانیہ سے جو جیٹ طیارے ارسال کئے جا رہے ہیں طیارہ ساز کمپنیوں نے ان کی تعداد کو خفیہ رکھا ہے۔ حالانکہ دفتر خارجہ نے انہیں ایسی کوئی ہدایت جاری نہیں کی۔ اس پالیسی کا مقصد یہ ہے کہ ان ملکوں کی دفاعی قوت صیغہ راز میں ہی رہے۔ ہاکر سڈلے ایئر کرافٹ کمپنی کے ایک ترجمان نے اس خبر کی تصدیق کی ہے کہ ان کے کارخانے سے شام کو جیٹ طیارے سپلائی کئے جا رہے ہیں۔ مگر ان کی تعداد بتانے سے انکار کر دیا۔ ترجمان نے بتلایا کہ ہم سے خاص طور پر تعداد کو راز میں رکھنے کی درخواست کی گئی ہے۔ (اسٹار)

اردو زبان کی تاروں میں استعمال کے لئے چند ایک مضامین کے نمونے

ENGLISH STOCK PHRASES

ENGLISH STOCK PHRASES	تعداد الفاظ انگریزی	تعداد الفاظ اردو	اردو مضمون
خوشی و انبساط کے مواقع پر			
A Happy Eed	3	۲	عید مبارک
Congratulation Success B.A/F.A Mat	3	۳	کامیابی (بی اے) (ایف اے) (میٹرک) مبارک
Congratulation Election/Selection Assemply/corporation/ President/Foreign Education/American Education/Ministry/ETC.	3 or 4	۳ یا ۴	انتخاب (اسمبلی) (کارپوریشن) (صدارت) (سفارت) (وزارت) (ولایتی تعلیم) (امریکی تعلیم) مبارک
Congratulations Birth Son/Daughter.	5	۵	ولادت دختر/فرزند مبارک دونوں صحت مند/تندرست
Do. Son/Daughter Born. Both well.			" " " "
Congratulations Return/Departure Haj.	3		واپسی/عزم حج مبارک
غم و رنج کے مواقع کیلئے			
Father/Mother died. Reach Immediately.	4	۴	والد/والدہ رحلت/وفات فوراً پہنچو
" Seriously ill see face.	5	۵	" قریب المرگ صورت دیکھو
" Seriously ill. Send Money.	5	۵	" شدید علیل روپیہ بھیجو
Heartfelt condolence sad bereavement	5	۵	صدمہ جانکاہ/جانگداز صدمہ دلی ہمدردی/تعزیت
نجی اور گھریلو			
Nonews Brother. wire welfere. Anxious	5	۵	خیریت برادر بذریعہ تار مطلوب فکرمند
Receive Mother Mail Tomorrow Morning	5	۵	اتار دو والدہ کل صبح میل
Passing. See Bahawalpur Mail Tomorrow	5	۶	کل بہاولپور میل سے گذروں گا ملو
See Me Before Going India	5	۵	قبل روانگی ہندوستان مجھ سے ملو
Family going India fifteenth April. Escort to Border.	8	۵	بچے ہندوستان پندرھویں اپریل جائینگے سرحد پار کرادیں
Family Reaching Border 1st May. Please Receive Friday	7	۷	بچے پہلی مئی سرحد پہنچیں گے اتروالیں
Brother Arriving Mail Tomorrow 17th. Meet Station. Arrange Accommodation Six Men.	11	۱۱	بھائی سترھویں۔ کل ڈاک (میل) پہنچیں گے اتروالینا۔ انتظام رہائش چھ افراد کریجئے
سرکاری - دفتری - چھٹی وغیرہ			
Extension leave one week solicited. Application follows.	7	۷	التماس (استدعا) توسیع رخصت ایک ہفتہ عرضی بھیج دی
Extension rejected. Join date without fail.	7	۷	توسیع رخصت مسترد بالضرور حاضری تاریخ مقررہ
Refer my letter 1st May. Submit statement immediately. Report to commissioner delayed	11	۱۱	دیکھیے/متوجہ ہمارا (مکتوب) (خط) (مراسلہ) مؤرخہ پہلی مئی گوشوارہ بھیجو۔ رپورٹ کمشنر رکی ہے۔
Your telegram 15th May. Statement already submitted 13th instant. Copy posted today	11	۱۱	آپ کا تار پندرھویں مئی گوشوارہ تیرھواں بھیج دیا۔ نقل آج بھیج دی۔
تجارتی			
Send one wagon Kharbroza One Mangoes. RIR Australasia Bank	9	۹	بھیجو ایک ویگن خربوزہ۔ ایک آم۔ رسید آسٹریلیشیا بنک۔
Remitted 20,000 Bombay through Imperial Bank.	6	۶	۲۰،۰۰۰ بذریعہ امپیریل بنک بمبئی بھیج دیا۔
Goods not recieved. Buisness suffering. You responsible loss.	7	۷	مال نہیں پہنچا۔ نقصان ہوگیا، تم ذمہ دار